Negotiations 4:2 (Dec. 2024) pp. 201-209 **ISSN: 2789-293X**

ڈاکٹر سعید اختر درانی کی اقبال شناسی (یورپ میں نوادرات اقبال کے تناظر میں)

Dr. Saeed Akhtar Durrani's Iqbal Studies (Antiques in Europe in the Context of Iqbal)

Dr. Yasmeen Kauser
Assistant Professor, Dept. of Urdu, University of Sialkot, Sialkot
yasmin.imranb@gmail.com
Dr. Shagufta Firdous
Assistant Professor/Director Student Affairs, Dept. of Urdu, GCWUS, Sialkot
shaguftafirdous2@gmail.com
Dr. Irum Saba
Assistant Professor, Urdu zuban O Adab Fatima Jinnah women university Rawalpindi
dr.irumsaba@iub.edu.pk

KEYWORDS

Saeed Akhtar Durani
Iqbal Scholar
Iqbal Antiquities
Europe
Iqbal Studies
Astrologer
Rare Information
Abroad

DATES

Received	**24-11-2024**
Accepted	**10-12-2024**
Published	**31-12-2024**

QR CODE

ABSTRACT

Dr. Saeed Akhtar Durrani is actually a physicist and astrologer who belongs to the city of Faisalabad, Pakistan. He went to Europe to pursue a Ph.D. He received degrees from Cambridge and Birmingham universities. He was associated with the teaching department of physics at Cambridge University until his death. This physics scientist at the University of Birmingham also received the honor of being included by the Royal Society of England among the eight scientists who worked on rock samples from the moon. He was also a writer, poet, researcher and Iqbal scholar, but his well-known position in literature is that of Iqbal scholar. He made Iqbal science the subject of his research along with science while staying in Europe. He wrote two research books on Iqbal which are based on valuable rare and scarce information during Iqbal's stay in Europe, in the completion of which Dr. Rafi ud Din Hashmi played a key role. This is his great achievement which will always be valued in Iqbal literature. Despite living abroad, Dr. Durrani not only remained connected to the culture, traditions, values, and literature of his country, but also worked day and night for its development and promotion. He brought glory to his country and nation. In recognition of this illustrious son's brilliant efforts in science and literature, the Government of Pakistan also awarded him the Sitara-e-Imtiaz and Tamgha-e-Imtiaz. More than three hundred of his research papers have been published. He also worked at the Nuclear Center in Britain (3). Dr. Saeed Akhtar Durrani served as the Chairman of the Iqbal Academy (UK) from 1987 to 2015.

DOI:
https://journals.mehkaa.com/index.php/negotiations/authorDashboard/submission/118

تلخیص:

ڈاکٹر سعید اختر درانی دراصل ایک ماہر طبیعیات ہیں جن کا تعلق پاکستان کے شہر فیصل آباد سے ہے۔ پی ایچ ڈی کرنے کے لیے یورپ گئے۔ انہوں نے کیمبرج اور برمنگھم یونیورسٹیوں سے ڈگریاں حاصل کیں۔ وہ اپنی وفات تک کیمبرج یونیورسٹی میں فزکس کے شعبہ تدریس سے وابستہ رہے۔ان کا شمار برمنگھم یونیورسٹی کے ان سائنسدان میں ہوتا ہے جنھوں نے انگلینڈ کی رائل سوسائٹی کی جانب سے چاند سے پتھروں کے نمونوں پر کام کیا ہے۔ وہ ادیب، شاعر، محقق اور ماہر اقبال بھی تھے لیکن ادب میں ان کا معروف مقام اقبال شناسی کا ہے۔ انھوں نے یورپ میں قیام کے دوران سائنس کے ساتھ ساتھ اقبال کو بھی اپنی تحقیق کا موضوع بنایا۔ انھوں نے اقبال پر دو تحقیقی کتابیں لکھیں جو اقبال کے یورپ میں قیام کے دوران قیمتی نادر و نایاب معلومات پر مبنی ہیں جن کی تکمیل میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے کلیدی کردار ادا کیا۔ یہ ان کا عظیم کارنامہ ہے جو اقبال ادب میں ہمیشہ قابل قدر رہے گا۔ بیرون ملک رہنے کے باوجود ڈاکٹر درانی نہ صرف اپنے ملک کی ثقافت، روایات، اقدار اور ادب سے جڑے رہے بلکہ اس کی ترقی و ترویج کے لیے دن رات کام کیا۔ اس نے اپنے ملک اور قوم کی شان میں اضافہ کیا۔ سائنس و ادب میں اس نامور بیٹے کی شاندار کاوشوں کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے انہیں ستارہ امتیاز اور تمغہ امتیاز سے بھی نوازا۔ ان کے تین سو سے زائد تحقیقی مقالے شائع ہو چکے ہیں۔

علامہ محمد اقبال کی فکر و نظر نے مشرق و مغرب کے علمی خزانوں سے کسب فیض کیا اور اس سے علم و آگہی کا وہ چراغ روشن کیا جس میں عالمگیریت ہے۔ تحصیل علم کے لیے کیے گئے یورپ کے اس سفر کے اقبال کی ذاتی، نفسیاتی اور علمی شخصیت پر بہت گہرے اثرات ہیں۔ اقبال کے قیام یورپ کے احوال، اماکن، شخصیات، مکتوبات و رسائل جن میں علامہ کی منظومات یا اُن کے تراجم شائع ہوئے، ان سب معلومات کو اپنی شبانہ روز کوششوں سے قارئین و محققین اقبال کے سامنے پیش کرنے کا اہم فریضہ سعید اختر درانی نے اپنی کئی سال کی مسلسل جدو جہد اور محنت سے اپنی دو کتب "اقبال یورپ میں (1985ء)"اور "نوادر اقبال یورپ میں(1995ء)" میں پیش کیا۔ اس طرح عرصہ دراز تک جو معلومات محض قیاس و گمان پر مبنی تھیں سعید اختر درانی نے اُن نادر و نایاب مآخذ کو دریافت کر کے اُن کے عکسی ثبوت کے ساتھ تمام معلومات فراہم کیں جن کی اہمیت آج بھی مسلمہ ہے۔

یونیورسٹی آف برمنگھم میں فزکس کے استاد و محقق سعید اختر درانی مہجری ادیب، شاعر، اور اقبال شناس کے طور پر عالمی شہرت رکھتے ہیں۔ وہ رائل سوسائٹی آف انگلستان کے ان آٹھ سائنس دانوں میں بھی شامل ہیں جنہیں چاند سے حاصل کردہ پتھروں کے نمونوں پر کام کا موقع ملا، لہٰذا چاند ستاروں پر حقیقت میں کمندیں ڈالنے والے سعید اختر ڈرانی نے علامہ اقبال کی شخصیت اور کام کے حوالے سے بھی منفرد طرز اپنایا۔ وہ دسمبر 1929ء میں فیصل آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد عنایت اللہ خان درانی سول جج تھے۔ ڈاکٹر سعید اختر درانی نے لاہور سے تعلیم حاصل کی۔ پاکستان میں تھوڑا عرصہ اٹامک انرجی کمیشن لاہور سینٹر کے چیئرمین بھی

رہے۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے یورپ چلے گئے۔ انھوں نے کیمبرج اور برمنگھم یونی ورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی اسناد حاصل کیں ۔برمنگھم یونی ورسٹی سے تاحیات وابستہ رہ کر فزکس کی تدریس و تحقیق میں مصروف رہے۔ اس دوران انھوں نے ملکی و بین الاقوامی اقبالیاتی کانفرنسوں میں شرکت کی۔ اس نامور سپوت کی سائنس اور ادب میں شاندار کاوشوں کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے انھیں ستارہ امتیاز اور تمغہ امتیاز سے بھی نوازا۔ ان کے تین سو سے زائد تحقیقی مقالات شائع ہوئے۔ برطانیہ کے نیوکلیئر سنٹر پر بھی کام کیا[1] ڈاکٹر سعید اختر درانی نے 1987ء سے 2015ء تک اقبال اکادمی (یوکے) کے چیئرمین کے فرائض بھی سرانجام دیے۔

اقبال پر بین الاقوامی سطح پر معیاری کام کرنے والوں میں ڈاکٹر سعید اختر درانی کا نام سرفہرست ہے جنھوں نے سائنس دان ہونے کے باوجود ادب اور خاص طور پر اقبال سے اپنی محبت کا حق ادا کیا۔ اس لیے جب ڈاکٹر سعید اختر درانی نے اقبال کے قیام یورپ کو اپنی تحقیق کا موضوع بنایا تو اُن کا کام ادبی دنیا میں اقبال شناسی میں بہت قیمتی معلومات پہنچانے کا ذریعہ بنا۔ جن کی تفصیل ان کی دو کتب میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اُن کی اقبال سے محبت کا یہ بھی ثبوت ہے کہ ان کی کاوشوں سے ٹرینٹی کالج کیمبرج میں اقبال کے یورپ میں قیام کے سو سال کو خاص طور پر 19 اور 20 جون 2008ء کو منایا گیا اور شیکسپیئر کی جائے پیدائش پر اپریل 2010ء میں اقبال کی نظم "شیکسپیئر" لکھ کر تختی کی صورت میں نصب کی گئی۔[2]

ڈاکٹر سعید اختر درانی کو پاکستان میں متعارف کروانے میں ماہر اقبالیات ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا کلیدی کردار ہے۔ اُن کی مسلسل کوششوں سے ان دونوں کتب کی اشاعت ممکن ہوئی۔ علاوہ ازیں انہوں نے سعید اختر درانی کے مضامین کو "فنون" میں بھی شائع کرایا تاکہ جلد از جلد قارئین کی ان اہم معلومات تک رسائی ممکن ہو۔ سعید اختر درانی کے اس منفرد کام تک رسائی کے بارے میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے لکھا کہ 1969-70ء کی بات ہے فیاض حسین شیخ انبالہ مسلم کالج سرگودھا میرے رفیق کار تھے۔ پھر وہ کالج کی ملازمت چھوڑ کر اپنے ماموں محمد طفیل صاحب کے پاس پیرس چلے گئے بعد ازاں لندن جا کر بی سی سی آئی میں ملازمت کر لی۔ فیاض صاحب علامہ اقبال اور اقبالیات سے میری دلچسپی سے بخوبی واقف تھے۔ چنانچہ انھوں نے مجھے 'جنگ' لندن میں مطبوعہ سعید اختر درانی کے چند مضامین بھیجے۔ یہ مضامین پڑھ کر مجھے اندازہ ہوا کہ انگلستان میں علامہ اقبال کی یادگاروں سے متعلق بالکل نئی اور قیمتی معلومات ہیں یہ سب مضامین 'افکار' کراچی، 'فنون' لاہور، اور روزنامہ 'نوائے وقت' میں چھپوائے۔ اس طرح پاکستان کے اقبالیاتی حلقوں کو بڑی قیمتی نئی معلومات میسر آئیں۔[3] سعید اختر درانی نے رفیع الدین ہاشمی کی اقبال سے محبت اور اپنے کام سے لگن اور خلوص سے معاونت کے حوالے سے اپنی دونوں کتب کا انتساب بھی ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی ہی کے نام کیا ہے:

> "میں یہ کتاب بہ کمال مسرت اپنے دیرینہ دوست: ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے نام منسوب کرتا ہوں۔ میری پہلی کتاب (اقبال یورپ میں) ہی کی طرح زیر نظر کتاب کی اشاعت میں انھوں نے بہت کمک پہنچائی۔ اس کا عنوان بھی انہی کا تجویز کردہ ہے،"۔(4)

سعید اختر درانی نے علامہ اقبال کے قیام یورپ کے حوالے سے نوادرات اور باقیات کو جمع کرنے کی تمنا میں اس صحرائے بسیط کی جس بادیہ پیمائی کا ارادہ کیا تھا اس نے اقبالیاتی ادب کے سرمائے میں اضافے کے ساتھ اُن کی شخصیت اور فکر و فن کے مختلف پہلوؤں کی بہتر تفہیم میں بہت معاونت کی۔ اس کتاب میں علامہ اقبال کے کیمبرج یونیورسٹی سے جون 1907ء میں بی-اے کی ڈگری کے لیے پیش کردہ تحقیقی مقالہ بعنوان "The Development of Metaphysics in Persia" پر انہیں جرمنی میں ساڑھے تین ماہ قیام کے بعد میونخ یونیوسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری ملنے کی وجوہات بھی بیان کی گئی ہیں۔

ڈاکٹر درانی کی کتاب "اقبال یورپ میں "نو ابواب پر مشتمل ہے۔ اس میں اقبال کی تاریخ پیدائش کے بارے میں بہت دلچسپ اور اہم معلومات ملتی ہیں۔ حکومت پاکستان کے مطابق اقبال کی تاریخ پیدائش 9 نومبر 1977ء سرکاری سطح پر اتفاق رائے سے منظور ہو چکی ہے۔ اس تاریخ کی مزید تصدیق کسی حد تک ڈاکٹر درانی کی تحقیق سے بھی ہوتی ہے۔ (5) اس کتاب میں اقبال کے بہت معروف استاد سر ٹامس آرنلڈ پر بھی ایک باب دیا ہے جس میں ان کی ادبی و فلسفیانہ شخصیت پر روشنی ڈالی ہے، انھوں نے اقبال کی مختلف مراحل میں علمی سطح پر مدد کی اور ان کی زندگی پر جو اثرات ڈالے اس کا جائزہ لیا۔ ڈاکٹر آرنلڈ جب ہندوستان سے یورپ واپس چلے گئے تو اقبال نے ان کی جدائی میں نظم "نالہ فراق" لکھی۔ یہ نظم "بانگ درا" میں شامل ہے۔(6) اقبال کی یورپ میں اعلیٰ تعلیم کے سلسلے میں ڈاکٹر آرنلڈ نے سب سے زیادہ معاونت کی۔ ڈاکٹر درانی نے اقبال کے 1908ء میں لندن سے شائع ہونے والے پی ایچ ڈی کے مقالے کا انتساب والے صفحے کا عکس دیا ہے جس میں اقبال لکھتے ہیں:

> Dedication to Professor T. W. Arnold M A"
> My dear Mr. Arnold,
> This little book is the first fruit of that literary and philosophical training which I have been receiving from you for the last ten years, and an expression of gratitude I beg to dedicate it to your name. You have always judge me liberally; I hope you will judge these pages in the same spirit.
> Your affectionate pupil
> Iqbal"(7)

ڈاکٹر آرنلڈ کی وفات پر مختلف لوگوں نے تعزیتی خطوط لیڈی آرنلڈ کے نام لکھے ان میں اقبال کا بھی دل گداز دست نوشت خط شامل تھا جو انھوں نے آرنلڈ کی چودہ سالہ بیٹی نینسی کے نام تحریر کیا تھا ان کی بیٹی نے ان تعزیتی خطوط کو ایک فائل میں جمع کیا۔ ڈاکٹر درانی کی ان خطوط تک رسائی آرنلڈ کے نواسے کے ذریعے ہوئی۔ یہ خط بھی اس کتاب کی زینت ہے۔[8]

اقبال کے اکابرین انگلستان کے نام خطوط بھی اس کتاب میں شامل ہیں۔ ان بہت سی قیمتی معلومات میں اقبال کی جرمن استاد ایما ویگے ناست کے نام اقبال کے ہاتھ سے تحریر کردہ غیر مطبوعہ 72 خطوط ہیں جو عکوس کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔ یہ خطوط

1907ء سے 1933ء کے درمیانی عرصے میں لکھے گئے۔ ان خطوط سے اس کتاب کی اہمیت دوچند ہو جاتی ہے۔[9] اقبال کے پی ایچ ڈی مقالے کے اصل مسودے کی تلاش اور اس تک رسائی کر کے اس کا تقابلی جائزہ بھی پیش کیا ہے۔ اس مسودے کے کچھ غیر مطبوعہ صفحات کا عکس بھی دیا ہے۔ یہ ڈاکٹر درانی کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

برٹش میوزیم اور اقبال کی یادگاروں پر مبنی قیمتی معلومات بھی دی ہیں۔ جب اقبال ہسپانیہ گئے تو انھوں نے وہاں مختلف حلقوں میں تقریریں کیں جو وہاں کے مقامی اخبارات میں شائع بھی ہوئیں۔ ڈاکٹر درانی نے وہاں جا کر اقبال کی ان تقاریر اور دستی تحریریں جو انھوں نے مختلف ادبی شخصیات کو لکھی تھیں وہ بھی تلاش کیں اور اس کاوش میں وہ بہت حد تک کامیاب بھی رہے۔ یہ قیمتی اور تاریخی معلومات اقبالیات کی ابتدائی اور بنیادی دستاویزات کی حیثیت رکھتی ہیں۔[10] دوسرے ایڈیشن میں ضمائم کی صورت میں نوادرات جو بعد میں ملے انھیں شامل کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر درانی بہترین محقق کی طرح جو بھی معلومات فراہم کرتے ہیں ان کے ساتھ دستاویزی ثبوت عکوس کی صورت میں ضرور پیش کرتے ہیں۔ جس سے ان کی معلومات زیادہ مستند ہو جاتی ہیں۔ کتاب کے آخر میں ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کا بنایا ہوا اشاریہ بھی دیا گیا ہے تاکہ محققین کو کتاب کے کسی بھی حصے کو سمجھنے اور اس تک رسائی میں آسانی ہو۔ ڈاکٹر درانی نے بعض اوقات اپنی اقبالیاتی کاوشوں کو بہت مزے سے کہانی کی صورت میں بیان کیا اور جن لوگوں نے اس سلسلے میں ان کی مدد کی یا ان کی معاونت کا فراخ دلی سے نہ صرف حوالہ دے کر اعتراف کیا بلکہ ایسے محسنوں کی تصاویر کو بھی کتاب کی زینت بنایا مثلاً وہ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی اقبال سے محبت و عقیدت کے بارے میں لکھتے ہیں:

> "میں جناب ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی صاحب کا سپاس گزار ہوں کہ نہ صرف اس کتاب کی تدوین و ترتیب کا اولین مشورہ انھوں نے ہی دیا تھا بلکہ 1981ء کے بعد تقریباً ہر خط اور میرے پاکستان کے دوروں کے دوران ہر ملاقات میں انھوں نے مجھ پر زور دیا کہ میں کتاب کے باقی ماندہ مضامین کو جلد از جلد مکمل کروں۔ میں نے انھیں اپنے مسودوں کی کانٹ چھانٹ اور ترتیب و تہذیب کی مختلف ادارتی ذمے داریاں تفویض کر رکھی تھیں اور یہ انھوں نے مہارت اور جانفشانی کے ساتھ سر انجام دی ہیں اس کے لیے میں ان کا شکر گزار ہوں۔ ان الفاظ کے ساتھ یہ کتاب بہ کمال امتنان و انبساط ان کے نام منسوب کرتا ہوں۔"(11)

"اقبال یورپ میں "537 صفحات پر مشتمل ضخیم کتاب کا پہلا ایڈیشن بہت جلد ختم ہو گیا تو اس کے دوسرے ایڈیشن میں مصنف نے بہت سی نئی نادر و نایاب معلومات حواشی کے ساتھ شامل کی ہیں۔ ان معلومات پر مزید تفصیل ان کی دوسری کتاب "نوادر اقبال یورپ میں "میں دیکھی جا سکتی ہے۔

"اقبال یورپ میں "کی عوام میں پذیرائی کے بعد ڈاکٹر سعید اختر درانی کی حوصلہ افزائی ہوئی اور انھوں نے اقبال پر اپنی کاوشیں جاری رکھیں اور ایک اور شاہکار کتاب تیار کی، جو "نوادر اقبال یورپ میں "کے نام سے کتابی صورت میں 1995ء میں اقبال

اکادمی پاکستان سے شائع ہوئی۔ بعد ازاں یہ کتاب بھارت سے بھی شائع ہوئی۔اس کتاب میں ڈاکٹر درانی نے اقبال کی سوانح اور شخصیت اور قیام یورپ سے متعلق اہم تاریخی نادر ونایاب مواد فراہم کیا۔ یہ نادر معلومات ڈاکٹر درانی کی مختلف سائنسی کانفرنسوں میں شرکت کا ثمر ہے۔ جب وہ ستمبر 1984ء میں جرمنی تشریف لے گئے اور پھر اقبال کی محبت میں ہائیڈل برگ بھی گئے جہاں اقبال کی استاد اور دوست ایماویگے ناست کی قبر پر بھی گئے اور ان کے گھر کے بہت قریبی لوگوں سے ملاقات بھی کی جس سے انھیں بہت سی قیمتی معلومات حاصل ہوئیں۔ان میں اقبال کی پی ایچ ڈی کی ڈگری سے متعلق معلومات، دستاویزات اور تصاویر وغیرہ تک رسائی ہوئی۔ کیمبرج سے متعلق معلومات جمع کیں۔ایسی نادر معلومات تک رسائی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ڈاکٹر درانی کے کزن لفٹیننٹ جنرل(ر)اسد درانی جرمنی میں پاکستان کے سفیر تھے، جنھوں نے ڈاکٹر درانی کی مختلف بااثر شخصیات تک رسائی اور ملاقات کروانے میں بھرپور تعاون کیا۔[12] ڈاکٹر درانی نے بہت ذوق وشوق اور جانفشانی سے اقبال پر قیمتی معلومات کے حصول پر تحقیقی کام کیا جس میں انھیں بہت سے مسائل اور تکالیف برداشت کرنا پڑیں۔ اس کا اعتراف انھوں نے خود بھی ان الفاظ میں کیا:

> "سب سے زیادہ محنت جو مجھے کرنی پڑی ،وہ میونخ یونی ورسٹی کی ان دستاویزوں پر ہوئی جو اکتوبر 1987ء میں میں نے وہاں سے برآمد کی تھیں ۔ وہ یوں کہ میونخ یونی ورسٹی کے محافظ خانے (Archives) کی فوٹو کاپی مشین ان دنوں بڑی بری حالت میں تھی، اور کئی نقول کے درمیانی حصے کے آر پار پٹیاں سی پڑ گئی تھیں جن کو اس احتیاط کے ساتھ صاف کرنا کہ کوئی لفظ مسخ نہ ہو جائے، بڑی دیدہ ریزی کا کام تھا۔"(13)

ان تمام مسائل ومشکلات کے باوجود انہوں نے ہمت نہیں ہاری اور جہاں کہیں انہیں اقبال سے متعلق معلومات ملنے کے امکانات نظر آئے وہاں پہنچے اور معلومات حاصل کیں۔انہوں نے علامہ کی تحریروں کے عکوس نہ صرف حاصل کی بلکہ انہیں پڑھنے کے قابل بنانے کے لیے کئی فوٹو کاپیاں کرا کے ان کا تقابل کر کے درست معلومات تک رسائی کو ممکن بنایا، جیسا کہ وہ "اقبال یورپ میں" کے دیباچے میں ان جانکاہ کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "الغرض دن بھر کے کام کاج کے بعد اکثر راتوں کو روغن نیم شب جلا کر(Burning midnight oil)مسودوں کی ایک ایک سطر ، ایک ایک بین السطور پٹی، ایک ایک حاشیے پر میں نے مبیض (Whitener)اور مقراض، اور Razer blade کی مدد سے ایک نگینہ ساز کی سی خرد بینی اور ژرف نگاہی کے ساتھ کام کیا کہ ان اوراق پر سال ہاسال کے جو داغ دھبے لگے تھے،اور جہاں جہاں رنگ مدھم یا تاریک ہو گیا تھا یا پھر عکس ساز آلے یا مشین نے۔۔۔جہاں کہیں سیاہ پٹیاں سی لگا دی تھیں، وہ ایسے صاف ہوں کہ نہ تو علامہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا کوئی حرف یا اس کا کوئی حصہ ضائع ہو، اور نہ وہ ناخواندگی (Illegible) رہے۔ تو صاحبان ، ان خطوں کے اجالنے اور نکھارنے پر میرے کئی ہفتے صرف ہو گئے۔"(14)

ڈاکٹر سعید اختر درانی کی یہ محنت رنگ لائی اور جو معلومات انہوں نے اقبال کے حوالے سے فراہم کیں ان کی سب ماہرین اقبال نے بے حد تعریف کی۔ این میری شمل جرمنی کی مشہور ماہر اقبالیات ہیں انہوں نے بھی ڈاکٹر سعید درانی کی کتاب "اقبال یورپ میں" کو پڑھا اور اس کے حوالے سے لکھا:

> "I enjoyed your book , it contains much useful information never published before, and I hope it is a great success."(15)

ڈاکٹر درانی کی محنت اقبال پر اس سے قبل کیے جانے والے کاموں سے یکسر مختلف تھی۔ ان کی مدد سے بنیادی مآخذ تک قارئین ادب کی رسائی ممکن ہوئی جو اس سے قبل اک خواب یا تمنا کہی جاسکتی ہے۔ جمیل الدین عالی اس بارے میں لکھتے ہیں:

> "ڈاکٹر درانی نے انفرادی طور پر رضاکارانہ طور پر جو کام کیا ہے وہ قابل ستائش ہے یہی کام اگر سرکاری سطح پر ہوتا تو اس پر لاکھوں روپے صرف ہوتے وقت بھی زیادہ لگتا اور معیار بھی کم تر ہوتا۔"(16)

ہندستان کے مشہور اقبال شناس جگن ناتھ آزاد لکھتے ہیں:

> "ڈاکٹر درانی بنیادی طور پر ایک سائنس دان ہیں مگر انھوں نے چند ہی سال میں اقبالیات پر ایسی بلند سطح کا کام کیا ہے کہ پیشہ ور ادیب ساری عمر میں نہیں کر پاتے "(17)

ڈاکٹر سعید اختر درانی اقبال کے فکر و فلسفہ اور اردو و فارسی کلام پر بڑی گہری نظر رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر درانی آخری دم تک اقبال پر تحقیق کرتے رہے۔ علاوہ ازیں اقبال اکیڈمی برطانیہ اور انجمن ترقی اردو برطانیہ کے سرگرم رکن کے طور پر بھی قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ وہ یورپ میں فروغ اقبال کے لیے بھی بہت متحرک رہے مثلاً توحید احمد کے تعاون سے نومبر 1989ء میں اقبال فاؤنڈیشن یورپ قائم کی، جس کی صدر این میری شمل تھیں، اقبال اکیڈمی برطانیہ اور انجمن ترقی اردو کا قیام اور کئی بین الاقوامی کانفرنسوں کا انعقاد کیا جس میں دنیا بھر سے عالمی شہرت یافتہ اقبال شناس شامل ہوئے۔ ڈاکٹر درانی کی خدمات کے اعتراف میں حکومت پاکستان نے تمغہ امتیاز سے بھی نوازا۔ سعید اختر درانی ہسپانیہ اور اٹلی میں علامہ کے چند نادر و نایاب باقیات جو انہوں نے اپنے 1985ء اور 1986ء کے قیام کے دوران جمع کیے تھے اُنہیں اپنی تیسری کتاب میں شامل کرنا چاہتے تھے لیکن زندگی نے اُنہیں اس کی مہلت ہی نہیں دی اور معروف ادیب، ماہر اقبالیات اور دانشور ڈاکٹر سعید اختر درانی 16 جولائی 2018ء کو بریڈ فورڈ انگلستان میں انتقال کر گئے۔ ماہر اقبال شناس ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی ان کی وفات پر لکھتے ہیں:

> "یورپ میں اقبالیات کا ایک عہد اختتام کو پہنچا۔ درانی صاحب نے اقبالیاتی تحقیقات کو جس مرحلے تک چھوڑا، اسے آگے لے جانے کے لیے شاید طویل عرصے تک کسی دوسرے درانی کا انتظار کرنا پڑے گا"(18)

سعید اختر درانی نے اردو ادب سے دلی وابستگی اور شبانہ روز کاوشوں سے اقبالیات کے شعبے میں بہت کم وقت میں بالکل منفرد اور ایسی نادر و نایاب معلومات فراہم کیں جن کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ خاص طور پر اقبال کی یورپ میں تعلیمی سرگرمیوں سے متعلق ایسی قیمتی معلومات قارئین ادب کو میسر آئیں جن سے وہ اب تک بے خبر تھے۔ مہجری اقبال شناسوں میں وہ اگرچہ ادب کے میدان سے تعلق نہیں رکھتے تھے لیکن اقبال کے شیدائی تھے انھوں نے اقبال پر تحقیق کر کے اُن سے محبت کا حق ادا کر دیا۔ ان کی ادبی تحریروں کا انداز بیان بھی بڑا شستہ و دل کش ہے جو پڑھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے۔ بطور محقق ڈاکٹر درانی ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے جو صحرائے جستجو میں نئے گلوں کے شوخ رنگ اور مسحور کن خوشبو کے نقوش بکھیرنے کے متمنی تھے اور انہوں نے شام و سحر کی پروا کیے بنا علامہ اقبال کے حوالے سے معلومات اور حقائق کی جمع آوری میں طویل سفر بھی کئے ور اپنے تمام ممکنہ ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے حقائق کو منکشف کیا ان کے بارے میں خلیق انجم نے بجا فرمایا کہ انھوں نے اقبال پر ایسا بنیادی کام کیا ہے کہ ایسے لوگ بھی شاید کوئی اتنا اہم کام نہ کر پائیں جن کی زندگی کا بڑا حصہ علامہ اقبال پر تحقیق و تنقید کرتے ہوئے گزرا ہے۔[19] ڈاکٹر سعید ڈرانی نے اپنے اس کام سے راہ روان شوق کے لیے کئی نئی منزلوں کی نشاندہی کر دی جس پر گامزن ہو کر نئی دنیاؤں کی تلاش ممکن ہے۔

حوالہ جات

1. اردو پوائنٹ 18 جولائی 2021ء
2. https://ur.shops-net.com
3. فرائیڈے اسپیشل، 27 جولائی 2018ء
4. سعید اختر درانی، نوادر اقبال یورپ میں (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، 2010ء)، 35۔
5. سعید اختر درانی، ڈاکٹر، اقبال یورپ میں (لاہور: فیروز سنز، 1995ء)، 7۔
6. محمد اقبال، ڈاکٹر، علامہ، کلیات اقبال اردو (لاہور: اقبال اکادمی پاکستان، 1994ء)، 104-105۔
7. سعید اختر درانی، ڈاکٹر، نوادر اقبال یورپ میں، 86۔
8. سعید اختر درانی، ڈاکٹر، اقبال یورپ میں، 18۔
9. ایضاً، 12۔
10. ایضاً، 8۔
11. فرائیڈے اسپیشل، 27 جولائی 2018ء
12. سعید اختر درانی، ڈاکٹر، اقبال یورپ میں، 13۔

13. فرائیڈے اسپیشل، 27جولائی 2018ء
14. سعید اختر درانی، ڈاکٹر، اقبال یورپ میں، 16۔
15. ایضاً، 537۔
16. ایضاً
17. ایضاً، 538۔
18. فرائیڈے اسپیشل، 27جولائی 2018ء
19. سعید اختر درانی، نوادر اقبال یورپ میں، x ۔

References in Roman Script

1. Urdu Point, 18 July,2021.
2. http://ur.shops-net.com
3. Friday Special, 27July, 2018.
4. Saeed Akhtar Durani, Dr, Nawadr-e-Iqbal Europe Mein (Lahore, Iqbal Academy, Pakistan, 2010), 35.
5. Saeed Akhtar Durani, Dr, Iqbal Europe Mein (Lahore: Feroze Sons, 1994), 7.
6. Mohammed Iqbal, Dr. Allama, Kulyat-e-Iqbal Urdu (Lahore: Iqbal Academy, Pakistan, 1994), 104, 105.
7. Saeed Akhtar Durani, Dr, Nawadr-e-Iqbal Europe Mein, 86.
8. Saeed Akhtar Durani, Dr, Iqbal Europe Mein, 18.
9. Ibid,12.
10. Ibid, 8.
11. Friday Special, 27 July 2018.
12. Saeed Akhtar Durani, Dr, Iqbal Europe Mein, 13.
13. Friday Special, 27 July 2018.
14. Saeed Akhtar Durani, Dr, Iqbal Europe Mein, 16.
15. Ibid, 537.
16. Ibid
17. Ibid, 538.
18. Friday Special, 27 July,2018.
19. Saeed Akhtar Durani, Dr, Nawadr-e-Iqbal Europe Mein, x.